Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 31, 2026

Bias and Discriminatory Decision-Making in Artificial Intelligence: An Analytical Study in the Light of Prophet's (PBUH) Principles of Justice

مصنوعی ذہانت میں تعصب اور امتیازی فیصلہ سازی: سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولِ عدل کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Alyia Perveen
Lecturer, Department of Islamic Studies
Government Graduate College of Science, Multan
Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan
Email: alyiaperveen1998@gmail.com

Prof. Dr. Munazza Hayat
Professor, Director, Department of Islamic Studies
Bahauddin Zakariya University, Multan

Abstract

The use of Artificial Intelligence (AI) has helped to streamline decision-making processes in several areas of human life, but introducing biased data and algorithmic discrimination has introduced a greater sense of risk to having unfair outcomes. This research examines the bias and discriminatory decisions made in the application of Artificial Intelligence based on the principles of justice, equality and impartiality as stated by the Holy Prophet Muḥammad (PBU). This research seeks to illuminate prophetic principles of justice which can help contribute to mitigating bias, safeguarding the dignity of the human person and providing fair decision making in modern Electronic Human Assistive Systems. The research shows that the principles of justice applied by prophet (PBUH) offered a better understanding for a framework of ethical and responsible use of artificial intelligence systems in Islamic perspective.

Keywords: Artificial Intelligence, Bias, Discriminatory Decision-Making, Seerah of The Prophet (PBUH), Justice, Equality, Impartiality

مصنوعی ذہانت (AI) عصرِ حاضر کی سب سے طاقتور تکنیکی پیش رفت بن چکی ہے جو صحت، تعلیم، روزگار، قانون اور مالیات جیسے حساس شعبوں میں خودکار فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تاہم جیسے جیسے یہ ٹیکنالوجی انسانی زندگی کی بنیادوں میں داخل ہو رہی ہے، ویسے ہی اس کے اخلاقی و عملی پہلوؤں بالخصوص تعصب (Algorithmic Bias) اور امتیازی فیصلہ سازی نے عالمی سطح پر شدید تشویش پیدا کر دی ہے۔

مصنوعی ذہانت بذاتِ خود کوئی شعور یا احساس نہیں رکھتی یہ انسان کی تیار کردہ الگورتھم اور دیے گئے ڈیٹا (Training Data) کی بنیاد پر فیصلے کرتی ہے۔ جب اس ڈیٹا میں انسان کی تاریخی، نسلی، یا معاشی تعصبات شامل ہوتے ہیں، تو AI کا نظام ان تعصبات کو کم کرنے کے بجائے مزید مضبوط کر دیتا ہے۔ اس کا نتیجہ نسلی و

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

معاشی عدم مساوات، اقلیتوں سے ناانصافی اور غلط شناخت کے سبب امتیازی فیصلوں کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ایسی حالت میں اسلامی تعلیمات بالخصوص سیرتِ نبوی ﷺ اور اصولِ عدل سے رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ انسانوں کے تمام بنائے گئے تعصبات (رنگ، نسل، مال و دولت، اور سماجی حیثیت) کا مکمل خاتمہ کرتا ہے۔قرآن وسنت کی اصل روح یہ ہے کہ: "عدل کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔" (سورۃ المائدہ: 8) سیرتِ نبوی ﷺ کے قائم کردہ عدلِ مطلق اور بلا امتیاز مساوات کے زریں اصول نہ صرف انسانوں کے باہمی تعلقات کے لیے بلکہ عصرِ حاضر میں الگورتھم کی ساخت اور AI کی اخلاقی بنیادیں (AI Ethics) وضع کرنے کے لیے بھی ایک آفاقی اور پائیدار حل پیش کرتے ہیں۔ یہ تجزیاتی مطالعہ اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ کس طرح سیرت کے آفاقی اصولوں کو اپنا کر مصنوعی ذہانت کو انسانیت کے لیے واقعی عادلانہ اور منصفانہ بنایا جا سکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت: مفہوم اور فیصلہ سازی میں کردار

مصنوعی ذہانت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

انسانی تاریخ میں علم اور عقل ہمیشہ سے امتیاز کا باعث رہے ہیں، لیکن دورِ جدید میں "ذہانت" کو جب "مصنوعی" کے لاحقے کے ساتھ جوڑا گیا تو اس سے ایک نئی علمی بحث کا آغاز ہوا۔ لغوی اعتبار سے "مصنوعی" کا لفظ عربی کے مادے "ص ن ع" سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے ایسی چیز جو قدرت کی طرف سے نہ ہو بلکہ انسان کی کاریگری یا بناوٹ کا نتیجہ ہو۔ اردو میں اسے "بناوٹی" "ہاتھ سے بنائی گئی" شے کے معنوں میں لیا جاتا ہے۔[1] دوسری طرف "ذہانت (Intelligence)" سے مراد کسی بات کو سمجھنے، اس کے منطقی حل نکالنے اور تجربے سے سیکھنے کی صلاحیت ہے۔[2]

جب ان دونوں الفاظ کو مرکب کیا جاتا ہے تو اس کا مطلب ایک ایسی "غیر قدرتی دانش" ہوتا ہے جو انسان نے اپنی فنی مہارت سے پیدا کی ہو۔ لغت کی رو سے مصنوعی ذہانت کا مطلب ایک ایسا نظام ہے جو انسانی عقل کی نقل تو کر سکتا ہے لیکن وہ عقل فطری نہیں ہوتی بلکہ پروگرامنگ اور الگورتھم کی مرہونِ منت ہوتی ہے

مصنوعی ذہانت کے معروف بانی John McCarthy نے 2007ء میں AI کی تعریف یوں کی:

It is the science and engineering of creating intelligent machines, particularly- Intelligent computer programs.[3]

"یہ ذہین مشینیں، خصوصاً ذہین کمپیوٹر پروگرام بنانے کی سائنس اور انجینئرنگ ہے۔"

یہ تعریف مصنوعی ذہانت کے بنیادی تصور کو واضح کرتی ہے کہ AI کا مقصد ایسی مشینیں اور کمپیوٹر پروگرام تیار کرنا ہے جو ذہانت پر مبنی کام انجام دے سکیں۔

[1] ابن منظور، افریقی، لسان العرب، مادہ: (ص ن ع)، دار صادر، بیروت، ج: 8، ص: 204–207۔

[2] فیروزالدین، فیروز اللغات (اردو)، فیروز سنز، لاہور، ص 852۔

[3] John McCarthy, What Is Artificial Intelligence? Stanford University, November 12, 2007,p:02. http://www-formal.stanford.edu/jmc/whatisai.pdf.

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

اقتصادی تعاون وترقی کی تنظیم (OECD) نے AI کی ایک جامع اور جدید تعریف پیش کی ہے:

An AI system is a machine-based system that for explicit or implicit objectives, infers from the input it receives, how to generate outputs such as predictions, content, recommendations, or decisions that can influence physical or virtual environments.[4]

"مصنوعی ذہانت کا نظام ایک مشینی نظام ہے جو واضح یا پوشیدہ مقاصد کے لیے اسے موصول ہونے والے ان پٹ سے یہ اخذ کرتا ہے کہ پیش گوئیوں، مواد، سفارشات یا فیصلوں جیسی آؤٹ پٹ کس طرح پیدا کی جائے، جو طبعی یا مجازی ماحول کو متاثر کر سکتی ہیں۔"

ان تعریفات کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ مصنوعی ذہانت سے مراد ایسے مشینی اور کمپیوٹرائزڈ نظاموں کی تیاری اور استعمال ہے جو ڈیٹا اور الگورتھمز کی مدد سے سیکھنے، استدلال، پیش گوئی، مسئلہ حل کرنے، سفارشات فراہم کرنے اور فیصلہ سازی جیسے ایسے کام انجام دیتے ہیں جو عموماً انسانی ذہانت سے وابستہ سمجھے جاتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت میں فیصلہ سازی کے بنیادی عناصر

مصنوعی ذہانت پر مبنی فیصلہ سازی ایک مرحلہ وار عمل ہے جس میں بالعموم ڈیٹا، الگورتھم اور فیصلہ / نتیجہ بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ AI نظام پہلے بڑی مقدار میں موجود ڈیٹا سے نمونے اور تعلقات سیکھتے ہیں، پھر الگورتھم ان معلومات کی بنیاد پر پیش گوئی یا درجہ بندی کرتا ہے، اور بالآخر اس کا نتیجہ کسی فرد یا گروہ کے بارے میں عملی فیصلہ سازی میں استعمال ہو سکتا ہے۔

ڈیٹا (Data)

مصنوعی ذہانت کے نظاموں میں ڈیٹا بنیادی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ مشین لرننگ الگورتھمز اپنے فیصلے اور پیش گوئیاں تربیتی ڈیٹا سے حاصل کیے گئے نمونوں کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ Barocas, Hardt, and Narayanan کے مطابق:

Machine learning systems are trained on data, and the data used to train these systems can encode and reproduce existing patterns of discrimination.[5]

[4] OECD, Recommendation of the Council on Artificial Intelligence, OECD/LEGAL/0449 (Paris: OECD, 2019; updated 2024).
https://oecd.ai/en/ai-principles

[5] Solon Barocas, Moritz Hardt, and Arvind Narayanan, Fairness and Machine Learning: Limitations and Opportunities (Cambridge, MA: MIT Press, 2023),p:09
https://fairmlbook.org

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

"مشین لرننگ کے نظام ڈیٹا کے ذریعے تربیت پاتے ہیں، اور ان کی تربیت کے لیے استعمال ہونے والا ڈیٹا پہلے سے موجود امتیازی رویوں اور نمونوں کو اپنے اندر محفوظ کر کے انہیں دوبارہ پیدا کر سکتا ہے۔"

اس لیے اگر تربیتی ڈیٹا میں پہلے سے موجود سماجی، صنفی، نسلی، معاشی یا علاقائی تعصبات شامل ہوں تو AI نظام ان تعصبات کو سیکھ کر اپنے نتائج میں دوبارہ تعصبات پیدا کر سکتا ہے۔ مصنفین واضح کرتے ہیں کہ مشین لرننگ کے نظام ایسے ڈیٹا سے تربیت پاتے ہیں جو معاشرے میں پہلے سے موجود نمونوں کو منعکس کر سکتا ہے اس لیے تاریخی امتیاز الگورتھمی فیصلہ سازی میں منتقل ہونے کا امکان رکھتا ہے۔[6]

مثلاً اگر کسی ادارے کے سابقہ ملازمین کے ڈیٹا میں مردوں کی تعداد خواتین سے بہت زیادہ ہو اور AI اسی ڈیٹا سے "کامیاب امیدوار" کی خصوصیات سیکھے تو ممکن ہے کہ وہ مستقبل میں مرد امیدواروں کو غیر ضروری طور پر زیادہ موزوں قرار دے۔

اسی لیے AI کے لیے صرف زیادہ مقدار میں ڈیٹا کافی نہیں بلکہ معیاری، متوازن، متنوع اور نمائندہ ڈیٹا ضروری ہے۔

الگورتھم (Algorithm)

الگورتھم ان منظم قواعد، منطقی مراحل اور حسابی طریقۂ کار کا مجموعہ ہے جن کے ذریعے AI نظام دستیاب ڈیٹا کا تجزیہ کرتا، مختلف نمونوں کی شناخت کرتا اور پھر کسی نتیجے تک پہنچتا ہے۔

Russell اور Norvig مصنوعی ذہانت کو یوں بیان کرتے ہیں:

Artificial intelligence (AI) is defined as the capability of a machine to imitate intelligent human behavior.[7]

"مصنوعی ذہانت سے مراد مشین کی اس صلاحیت کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے وہ انسانی ذہانت پر مبنی رویوں کی نقل کر سکے۔"

AI نظام میں الگورتھم اس صلاحیت کو عملی شکل دینے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ الگورتھم یہ طے کرتا ہے کہ دستیاب ڈیٹا میں موجود معلومات کو کس طرح استعمال کیا جائے اور کون سے عوامل حتمی نتیجے پر اثرانداز ہوں۔

[6] Ibid

[7] Stuart Russell and Peter Norvig, Artificial Intelligence: A Modern Approach, 4th ed. (Hoboken, NJ: Pearson, 2021), p:1–4.

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

فیصلے کا نتیجہ (Decision Outcome)

AI نظام میں ڈیٹا اور الگورتھم کے بعد اہم مرحلہ حتمی نتیجہ ہے۔ AI کسی فرد یا گروہ کے بارے میں پیش گوئی، درجہ بندی یا سفارش فراہم کر سکتی ہے جس کی بنیاد پر حقیقی دنیا میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ

- ملازمت کے امیدوار کو منتخب یا مسترد کرنا۔
- بینک سے قرض کی درخواست منظور یا مسترد کرنا۔
- کسی طالب علم کو اسکالرشپ کے لیے منتخب کرنا۔
- مریض کو طبی خطرے کے کسی زمرے میں رکھنا۔
- کسی درخواست یا فرد کو ترجیح دینا یا کم ترجیح دینا۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت کے فیصلے میں صرف درستگی کافی نہیں، بلکہ انصاف، شفافیت، جواب دہی اور قابلِ وضاحت ہونا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا مصنوعی ذہانت میں انصاف کو یقینی بنانے کے لیے ڈیٹا کے حصول سے لے کر الگورتھم کی تشکیل، فیصلے کے نفاذ اور اس کے نتائج کی نگرانی تک، مصنوعی ذہانت پر مبنی فیصلہ سازی کے پورے عمل کا مسلسل جائزہ لینا ضروری ہے۔

مصنوعی ذہانت میں تعصب کے اسباب:

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے نظام بظاہر غیر جانب دار اور خودکار دکھائی دیتے ہیں لیکن حقیقت میں ان کے نتائج کا انحصار ڈیٹا، الگورتھم، نظام کے ڈیزائن، انسانی ترجیحات اور اس ماحول پر ہوتا ہے جس میں انہیں استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر ان عناصر میں کسی مرحلے پر تعصب (Bias) موجود ہو تو وہ AI کے فیصلوں اور نتائج میں بھی منتقل ہو سکتا ہے۔ اس لیے مصنوعی ذہانت میں تعصب کو محض الگورتھم کی خرابی قرار دینا درست نہیں، بلکہ یہ ایک کثیر الجہتی مسئلہ ہے جس کی جڑیں ڈیٹا، انسانی رویوں، سماجی ساخت اور تکنیکی نظام تک پھیلی ہوئی ہے۔

NIST کی ایک اہم رپورٹ میں AI Bias کے بارے میں درج ذیل بنیادی تصور پیش کیا گیا ہے:

"تعصب سے مراد AI نظام کا ایسا رجحان ہے جس کے نتیجے میں مشین لرننگ کے عمل میں موجود غلط یا نامناسب مفروضوں کی وجہ سے نتائج میں منظم طور پر جانبداری پیدا ہو۔"[8]

[8] National Institute of Standards and Technology (NIST), Towards a Standard for Identifying and Managing Bias in Artificial Intelligence, NIST Special Publication 1270 (Gaithersburg, MD: U.S. Department of Commerce, 2022), p:1–3.
https://doi.org/10.6028/NIST.SP.1270

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ AI نظام کی درستگی ہی اس کی کامیابی کا واحد معیار نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے نتائج مختلف افراد اور گروہوں کے لیے منصفانہ، غیر امتیازی اور قابلِ وضاحت ہوں۔ چنانچہ مصنوعی ذہانت میں تعصب کا مسئلہ بنیادی طور پر عدل، مساوات، انسانی وقار اور جواب دہی کے اصولوں سے وابستہ ہے۔

متعصب تربیتی ڈیٹا

Barocas اور Selbst نے واضح کیا ہے کہ بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والا ڈیٹا بظاہر غیر جانب دار نظر آنے کے باوجود ایسے تاریخی تعصبات کو برقرار رکھ سکتا ہے جو معاشرے میں پہلے سے موجود ہوں:

"بِگ ڈیٹا میں تاریخی تعصبات موجود ہو سکتے ہیں جو ڈیٹا میں دوبارہ ظاہر ہوتے ہیں اور بعد ازاں اسی ڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے کیے جانے والے فیصلوں میں بھی منعکس ہو سکتے ہیں۔"[9]

یہ مسئلہ اس وقت مزید سنگین ہو جاتا ہے جب کسی مخصوص گروہ کے خلاف ماضی میں امتیازی سلوک کیا گیا ہو۔ ایسے حالات میں تاریخی ڈیٹا حقیقت کی غیر جانب دار تصویر پیش کرنے کے بجائے سابقہ تعصبات کی عکاسی کر سکتا ہے۔ لہٰذا صرف ڈیٹا کی مقدار زیادہ ہونا کافی نہیں اس کی معیار، درستگی، نمائندگی اور غیر جانب داری بھی ضروری ہے۔

نمائندگی کا عدم توازن

Buolamwini اور Gebru کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ شناسی کے بعض نظام مختلف جنس اور جلدی رنگ رکھنے والے افراد کے لیے یکساں کارکردگی نہیں دکھاتے۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر تربیتی ڈیٹا میں مختلف گروہوں کی مناسب نمائندگی نہ ہو تو AI نظام بعض گروہوں کے لیے کم درست نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ لہٰذا AI میں انصاف کے لیے ضروری ہے کہ تربیتی ڈیٹا میں متعلقہ آبادی اور مختلف سماجی گروہوں کی مناسب اور متوازن نمائندگی موجود ہو۔ محض مجموعی درستگی کو دیکھنا کافی نہیں بلکہ مختلف گروہوں کے لیے الگ الگ کارکردگی کا جائزہ بھی ضروری ہے۔

[9] Solon Barocas and Andrew D. Selbst, "Big Data's Disparate Impact," California Law Review 104, no. 3 (2016),p:677-684.

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

انسانی تعصبات کی منتقلی

Suresh اور Guttag کے مطابق مشین لرننگ کے نظام میں نقصان اور تعصب صرف ایک مرحلے پر پیدا نہیں ہوتا بلکہ زندگی کے مختلف مراحل میں پیدا ہو سکتا ہے:

We identify seven sources of harm that can occur throughout the machine learning life cycle.[10]

”ہم مشین لرننگ کے پورے دورانیۂ حیات میں نقصان پیدا ہونے کے سات ذرائع کی نشاندہی کرتے ہیں۔“

اس سے واضح ہوتا ہے کہ AI میں تعصب صرف الگورتھم کی تکنیکی خرابی نہیں بلکہ ڈیٹا جمع کرنے، مسئلے کی تشکیل، ماڈل بنانے اور اس کے استعمال سمیت متعدد مراحل میں پیدا ہو سکتا ہے۔

الگورتھمی عدم شفافیت

Frank Pasquale نے پیچیدہ الگورتھمی نظاموں میں شفافیت کے مسئلے کو Black Box کے تصور سے واضح کیا ہے:

We cannot see the inner workings of the algorithms that increasingly control our lives.[11]

”ہم ان الگورتھمز کے اندرونی طریقۂ کار کو نہیں دیکھ سکتے جو ہماری زندگیوں کو بڑھتے ہوئے انداز میں کنٹرول کر رہے ہیں۔“

یہ عدم شفافیت اس وقت زیادہ اہم ہو جاتی ہے جب AI کا فیصلہ ملازمت، قرض، صحت، تعلیم یا کسی دوسرے بنیادی انسانی مفاد سے متعلق ہو۔ اس لیے AI کے ایسے نظام جو انسانی زندگی کے اہم معاملات، مثلاً ملازمت، تعلیم، قرض، صحت یا عدالتی معاملات میں استعمال ہوتے ہیں ان کے لیے قابل فہم وضاحت، انسانی نگرانی اور فیصلے پر نظرِ ثانی کا مؤثر طریقہ ضروری ہے۔

معاشی اور سماجی عدم مساوات

Virginia Eubanks نے خودکار فیصلہ سازی کے نظاموں کے کمزور اور غریب طبقات پر اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے:

[10] Harini Suresh and John V. Guttag, "A Framework for Understanding Sources of Harm throughout the Machine Learning Life Cycle," Proceedings of the 2021 ACM Conference on Fairness, Accountability, and Transparency (2021) p: 172–180.

[11] Frank Pasquale, The Black Box Society: The Secret Algorithms That Control Money and Information (Cambridge, MA: Harvard University Press, 2015), p:3–18.

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

Automated decision-making systems increasingly govern our access to public resources and opportunities.[12]

”خودکار فیصلہ سازی کے نظام ہماری عوامی وسائل اور مواقع تک رسائی کو بڑھتے ہوئے انداز میں متعین کر رہے ہیں۔“

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایسے نظام پہلے سے موجود معاشی اور سماجی عدم مساوات کو مد نظر رکھے بغیر استعمال کیے جائیں تو ٹیکنالوجی کمزور طبقات کے لیے مزید مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔

مذکورہ اسباب سے واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت میں تعصب ایک واحد تکنیکی خرابی نہیں بلکہ ڈیٹا، انسانی فیصلوں، الگورتھمی ڈیزائن، نمائندگی، شفافیت اور معاشرتی حالات کے باہمی تعامل کا نتیجہ ہے۔ متعصب ڈیٹا الگورتھم کو غلط نمونے سکھا سکتا ہے۔ نمائندگی کا عدم توازن بعض گروہوں کے خلاف نتائج پیدا کر سکتا ہے، انسانی تعصبات AI نظام کے ڈیزائن میں منتقل ہو سکتے ہیں، عدمِ شفافیت متاثرہ افراد کو فیصلوں کو چیلنج کرنے سے روک سکتی ہے اور موجودہ معاشی و سماجی عدم مساوات AI کے ذریعے مزید بڑھ سکتی ہے۔

اس لیے AI میں انصاف کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ تعصب کی روک تھام کو صرف الگورتھم کی سطح تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ ڈیٹا کے حصول سے لے کر ماڈل کی تیاری، جانچ، تعیناتی، انسانی نگرانی اور حتمی فیصلہ سازی تک پورے عمل کا اخلاقی اور انسانی حقوق کے اصولوں کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔ یہی جامع نقطۂ نظر مصنوعی ذہانت کو زیادہ منصفانہ، شفاف اور ذمہ دار بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔

امتیازی فیصلہ سازی کی اہم صورتیں

مصنوعی ذہانت پر مبنی نظام آج انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں فیصلہ سازی کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ بھرتی، قرض کی منظوری، طبّی تشخیص، تعلیمی داخلوں اور عدالتی و انتظامی امور جیسے حساس معاملات میں AI کی مدد سے فیصلے کیے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ان نظاموں کا مقصد فیصلہ سازی کو تیز، مؤثر اور بظاہر غیر جانب دار بنانا ہے، تاہم اگر تربیتی ڈیٹا، الگورتھم، متغیرات یا فیصلہ سازی کے طریقۂ کار میں تاریخی یا ساختی تعصب موجود ہو تو AI موجودہ عدم مساوات کو برقرار رکھنے بلکہ بعض اوقات اسے مزید بڑھانے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔

[12] Virginia Eubanks, Automating Inequality: How High-Tech Tools Profile, Police, and Punish the Poor (New York: St. Martin’s Press, 2018),p:1–16۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

ملازمت اور بھرتی میں امتیازی فیصلہ سازی

مصنوعی ذہانت کا ایک اہم استعمال ملازمت کے امیدواروں کی جانچ، CV screening، امیدواروں کی درجہ بندی اور ابتدائی انتخاب میں ہے۔ AI نظام بڑی تعداد میں امیدواروں کے ڈیٹا کا تجزیہ کر کے یہ پیشن گوئی کر سکتے ہیں کہ کون سا امیدوار کسی مخصوص ملازمت کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ بظاہر یہ عمل غیر جانبدار معلوم ہوتا ہے لیکن اگر تربیتی ڈیٹا ماضی کے ایسے فیصلوں پر مشتمل ہو جن میں جنس یا دیگر سماجی عوامل کی بنیاد پر عدم مساوات موجود ہو تو الگورتھم انہی تاریخی رجحانات کو دوبارہ پیدا کر سکتا ہے۔

Amazon کے AI-based recruitment system کے حوالے سے ایک معروف مثال سامنے آئی۔ رپورٹ کے مطابق کمپنی کے ماہرین نے دریافت کیا کہ اس کا recruitment tool خواتین کے خلاف تعصب پیدا کر رہا تھا۔ اس حوالے سے Reuters نے رپورٹ کیا:

Amazon's machine-learning experts uncovered a big problem: their new recruiting engine did not like women.[13]

"Amazon کے machine-learning ماہرین نے ایک اہم مسئلہ دریافت کیا: ان کا نیا بھرتی کرنے والا AI نظام خواتین کو پسند نہیں کرتا تھا۔"

مزید یہ کہ رپورٹ کے مطابق یہ نظام Amazon کے گزشتہ دس سال کے ملازمت کے امیدواروں کے resumes سے سیکھ رہا تھا، جن میں مرد امیدواروں کی تعداد زیادہ تھی۔

یہ مثال واضح کرتی ہے کہ اگر AI نظام تاریخی بھرتی کے ڈیٹا سے تربیت حاصل کرے اور تاریخی ڈیٹا میں جنس کی بنیاد پر عدم توازن موجود ہو تو الگورتھم مستقبل میں بھی اسی رجحان کو جاری رکھ سکتا ہے۔ اس طرح ایک ایسا نظام جو بظاہر انسانی تعصب سے پاک دکھائی دیتا ہے درحقیقت سابقہ انسانی تعصبات کو خودکار انداز میں دوبارہ پیدا کر سکتا ہے۔

مالیاتی خدمات میں امتیازی فیصلہ سازی

AI کا استعمال بینکاری، قرضوں کی منظوری، credit scoring، insurance اور دیگر مالیاتی خدمات میں بھی کیا جاتا ہے۔ الگورتھم کسی فرد کی مالی تاریخ، آمدنی، سابقہ ادائیگیوں اور دیگر معلومات کی بنیاد پر اس کے credit risk کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

[13] Jeffrey Dastin, "Amazon Scraps Secret AI Recruiting Tool That Showed Bias against Women," Reuters, October 10, 2018.

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب الگورتھم ایسے متغیرات استعمال کرے جو براہِ راست کسی محفوظ خصوصیت مثلاً race یا gender کو ظاہر نہ کرتے ہوں لیکن بالواسطہ طور پر انہی خصوصیات سے مضبوط تعلق رکھتے ہوں۔ اس صورت میں AI نظام بظاہر غیر جانب دار متغیرات استعمال کرتے ہوئے بھی مختلف گروہوں کے لیے مختلف نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

صحت کے شعبے میں امتیازی فیصلہ سازی

صحت کے شعبے میں AI کا استعمال بیماریوں کی تشخیص، مریضوں کے خطرے کی پیشن گوئی، علاج کی ترجیح بندی اور طبّی وسائل کی تقسیم میں بڑھ رہا ہے۔ اگر طبّی AI کو غیر متوازن ڈیٹا پر تربیت دی جائے تو اس کے نتائج مختلف نسلی یا سماجی گروہوں کے لیے یکساں طور پر درست نہیں رہتے۔

Obermeyer اور ان کے ساتھیوں نے امریکی healthcare system میں استعمال ہونے والے ایک الگورتھم کا مطالعہ کیا۔ ان کی تحقیق کا عنوان ہی اس مسئلے کو نمایاں کرتا ہے مطالعے میں محققین نے پایا کہ ایک widely used health-management algorithm میں racial bias موجود تھا۔ انہوں نے لکھا:

The algorithm exhibited significant racial bias.[14]

"الگورتھم نے نمایاں نسلی تعصب کا مظاہرہ کیا۔"

مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایک جیسے risk score پر سیاہ فام مریض سفید فام مریضوں کے مقابلے میں زیادہ بیمار ہو سکتے تھے، لیکن الگورتھم ان کی حقیقی medical needs کو کم ظاہر کر رہا تھا۔

یہ مثال نہایت اہم ہے کیونکہ صحت کے شعبے میں AI کی غلط یا امتیازی فیصلہ سازی براہِ راست انسانی زندگی اور صحت پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اگر کسی مخصوص گروہ کو طبّی ضرورت کے باوجود کم خطرے والا قرار دیا جائے تو اسے مناسب طبّی سہولت یا اضافی نگہداشت حاصل نہیں ہو سکتی۔

تعلیم کے شعبے میں امتیازی فیصلہ سازی

تعلیم کے شعبے میں مصنوعی ذہانت کو طلبہ کی تعلیمی کارکردگی، داخلہ، وظائف، امتحانات، تشخیصِ تعلیمی استعداد اور تعلیمی نتائج کی پیش گوئی اور تجزیے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اگر ایسے مصنوعی ذہانت کے نظام کی تربیت کے لیے استعمال ہونے والے ڈیٹا میں بعض سماجی، معاشی، نسلی یا لسانی گروہوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ کی مناسب نمائندگی موجود نہ ہو، تو یہ نظام ان گروہوں کے طلبہ کے بارے میں غیر منصفانہ، متعصبانہ یا امتیازی نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

[14] Ibid.

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

UNESCO نے مصنوعی ذہانت اور تعلیم کے تناظر میں اس امر پر زور دیا ہے کہ AI کے استعمال میں شمولیت، مساوات اور عدمِ امتیاز کو بنیادی اہمیت دی جائے۔ UNESCO کی Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مصنوعی ذہانت کے نظام کی ترقی اور استعمال انسانی حقوق، مساوات، عدمِ امتیاز اور سماجی شمولیت کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے تاکہ AI کسی بھی فرد یا گروہ کے خلاف موجودہ عدم مساوات اور امتیازی رویوں کو مزید تقویت نہ دے۔

AI actors should promote social justice, fairness, and non-discrimination.[15]

"مصنوعی ذہانت (AI) سے متعلق تمام کرداروں کو سماجی انصاف، منصفانہ رویے اور عدمِ امتیاز کو فروغ دینا چاہیے۔"

تعلیمی شعبے میں اس اصول کا تقاضا یہ ہے کہ AI کی بنیاد پر کسی طالب علم کی صلاحیت یا مستقبل کے تعلیمی امکانات کا تعین کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ algorithmic bias کسی مخصوص گروہ کے طلبہ کو غیر منصفانہ طور پر نقصان نہ پہنچائے۔

قانون نافذ کرنے اور عدالتی نظام میں امتیازی فیصلہ سازی

قانون نافذ کرنے والے اداروں اور نظامِ انصاف میں مصنوعی ذہانت (AI) کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اس ٹیکنالوجی کو جرائم کی پیشن گوئی، خطرے کی تشخیص، مشتبہ افراد کی شناخت، نگرانی اور دیگر قانونی و انتظامی امور میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شعبے میں الگورتھمی تعصب (Algorithmic Bias) نہایت حساس نوعیت کا مسئلہ ہے کیونکہ مصنوعی ذہانت پر مبنی فیصلے کسی شخص کی آزادی، گرفتاری، نگرانی، ضمانت یا عدالتی حیثیت پر براہِ راست اثرانداز ہو سکتے ہیں۔
اگر پولیس یا عدالتی نظام کا تاریخی ڈیٹا (Historical Data) پہلے سے کسی مخصوص نسلی، سماجی یا معاشرتی گروہ کی زیادہ نگرانی، گرفتاری یا تفتیش کی عکاسی کرتا ہو تو مصنوعی ذہانت اسی متعصبانہ ڈیٹا سے سیکھ کر مستقبل میں بھی اس گروہ کو جرائم کے حوالے سے زیادہ خطرناک یا زیادہ خطرے کا حامل قرار دے سکتی ہے۔ اس طرح ماضی میں موجود ادارہ جاتی تعصب الگورتھم کے ذریعے مستقبل کی فیصلہ سازی میں منتقل ہو سکتا ہے اور امتیازی قانون نافذ کرنے اور غیر منصفانہ عدالتی نتائج کا سبب بن سکتا ہے۔

Citron اور Pasquale نے automated scoring کے حوالے سے لکھا:

Automated systems increasingly determine who gets hired, who gets a loan, who gets insurance, who gets access to education, and who gets investigated by the police.[16]

[15] UNESCO, Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence (Paris: UNESCO, 2021),P: 13–14.

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

"خودکار نظام increasingly یہ طے کرنے میں کردار ادا کر رہے ہیں کہ کس شخص کو ملازمت دی جائے، کس کو قرض فراہم کیا جائے، کس کو انشورنس دی جائے، کس کو تعلیم تک رسائی حاصل ہو اور کس شخص کو پولیس کی جانب سے تفتیش کا سامنا کرنا پڑے۔"

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ الگور تھمک فیصلہ سازی محض ایک تکنیکی عمل نہیں رہی بلکہ انسانی زندگی کے بنیادی اور حساس شعبوں میں فیصلہ سازی کا اہم ذریعہ بنتی جا رہی ہے۔ بالخصوص قانون نافذ کرنے اور عدالتی نظام میں اگر AI غیر متوازن یا متعصب ڈیٹا کی بنیاد پر فیصلے کرے تو اس کے اثرات فرد کے بنیادی حقوق، مساوات اور انصاف کے اصولوں پر براہِ راست مرتب ہو سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ AI میں امتیازی فیصلہ سازی کسی ایک شعبے تک محدود نہیں بلکہ ملازمت، مالیات، صحت، تعلیم، قانون، شناخت، آن لائن اشتہارات اور سماجی خدمات سمیت متعدد شعبوں میں ظاہر ہو سکتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ AI نظام انسانی معاشرے کے تیار کردہ ڈیٹا سے سیکھتے ہیں جبکہ انسانی معاشرہ خود تاریخی، معاشی اور سماجی عدم مساوات سے مکمل طور پر پاک نہیں۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں اصولِ عدل

عدل کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

اسلام نے انسانوں کے لیے دنیا اور آخرت کی فلاح و بہود کی ضمانت احکامات الٰہیہ اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں رکھی ہے اور احکامات خدا میں سے ایک حکم عدل کرنا ہے رسول اللہ ﷺ نے عدل کرنے والوں کی بہت زیادہ فضیات بیان کی ہے آپ ﷺ کی ذات سراپہ عدل تھی انبیاء علیہم السلام کی دعوت و تبلیغ میں بھی عدل کا پہلو واضح ہے عدل کائنات کا حسن ہے جہاں عدل ختم ہو جائے وہاں زندگی بے رنگ ہو جاتی ہے امن و امان کی جگہ جنگ و جدال کی صورت پیدا ہو جاتی ہے سماجی عدل و انصاف ہی دراصل عین اسلام ہے اور رسول ﷺ نے عملی اور نظریاتی طور پر نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو اصول و قواعد کی اطلاق کی صورت پر بھی واضح کیا ہے آپ ﷺ کی تشریف آوری کا بنیادی مقصد ہی اسے بتایا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

[16] Danielle Keats Citron and Frank Pasquale, "The Scored Society: Due Process for Automated Predictions," Washington Law Review 89, no. 1 (2014): 1–33.

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰي وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ [17]

ترجمہ: ’’وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے دوسرے تمام ادیان پر غالب کردے خواہ مشرکین کو یہ ناگوار کیوں نہ ہو۔‘‘

شاہ ولی اللہ اپنی کتاب ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں

’’پیغمبر رہبر اعظم کی بعثت کا مقصد اول شہنشاہیت اور سرمایہ داری نظام کو مٹانا اور ایسا عادلانہ نظام لانا جس میں سب برابر ہوں اور سماجی انصاف کا بول بالا ہو۔‘‘[18]

عدل عربی زبان کا لفظ ہے جو مادہ ع-د-ل سے مشتق ہے۔ لغت میں عدل کے بنیادی معنی انصاف، برابری، توازن، اعتدال، راست روی اور ظلم و زیادتی سے اجتناب کے ہیں۔ عدل کا مفہوم یہ بھی ہے کہ ہر چیز کو اس کے مناسب مقام پر رکھا جائے اور ہر صاحبِ حق کو اس کا حق دیا جائے۔[19]

عدل مصدر ہے اس کا مادہ ع د ل ہے اس بارے میں مساوات و انصاف کا معنی پایا جاتا ہے۔ لسان العرب میں ہے۔

انه تقيم وهو ضد الجور ، العدل : من السماء الله هو الذي لا يميل به الهوني ، العدل الحكم با الحق[20]

’’اس (عدل) کا معنی سیدھا ہے اور یہ جور کی ضد ہے۔ عدل لفظ اللہ کے ناموں میں سے ہے یعنی وہ خواہشات کی طرف مائل نہیں ہوتا، عدل حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کو کہتے ہیں۔‘‘

عدل کی یہی تعریف امام غزالی سے منقول ہے۔

فهو عبارة عن الأمر المتوسط بين طرفي الافراط والتفريط[21]

’’افراط و تفریط کے درمیان کی راہ عدل ہے۔‘‘

عام اصطلاح اور قضا کے نقطہ نظر سے عدل کا مفہوم یہ ہے زندگی کے معاملات کے اندر لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے قاضی یا جج عدل و انصاف کا دامن نہ چھوڑے اور مساوات کو پیش نظر رکھے کسی کی بھی حق تلفی نہ ہو۔

عدل کو عربی زبان میں قضا کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں قضا کے معنی یہ ہیں کہ حکومت کے معینہ ادارے کی طرف سے قرآن و سنت اور شرعی احکام کی روشنی میں عامۃ الناس کے باہمی تنازعات کا تصفیہ کیا جائے اور مقدمات فیصل کیے جائیں عدل کا مفہوم مختلف مناسبتوں سے مختلف ہوتا ہے۔[22]

امام فخر الدین رازی کہتے ہیں:

[17] القرآن، التوبہ: ۳۳

[18] دہلوی، شاہ ولی اللہ. احمد بن عبدالرحیم، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، میر محمد، کتب خانہ، کراچی، ۱۹۹۷ء، ج: ۱، ص: ۲۷

[19] راغب اصفہانی، المفردات في غريب القرآن، مادہ ’’عدل‘‘ دمشق: دار القلم، دمشق، 2009ء، ص: 551

[20] ابن منظور الافریقی، محمد بن مکرم، لسان العرب، ، دار صادر، بیروت، ۱۴۱۴ء، ج: ۱۱، ص: ۴۳۰

[21] الجصاص، احمد بن علی الرازی، ابو بکر، احکام القرآن، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۹۸۳ء، ص: ۵۰۹

[22] ابنِ تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، السیاسۃ الشرعیۃ فی إصلاح الراعی والرعیۃ، دار عالم الفوائد، الریاض، ۱۴۲۹ھ، ص: ۷

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

العدل فهو عبارة عن الأمر المتوسط بين طرفي الإفراط والتفريط، وذلك أمر واجب الرعاية في جميع الأشياء[23]

''عدل دراصل افراط اور تفریط کے دونوں کناروں کے درمیان درمیانی اور معتدل حالت کا نام ہے، اور تمام معاملات میں اس اعتدال کی رعایت کرنا لازم ہے۔''

اس مفہوم کی روشنی میں عدل صرف مساوات کا نام نہیں بلکہ اصل عدل یہ ہے کہ ہر فرد کو اس کی اہلیت، ضرورت، حق اور استحقاق کے مطابق معاملہ دیا جائے۔ چنانچہ کسی معاملے میں سب افراد کے ساتھ یکساں سلوک کرنا ہی ہمیشہ عدل نہیں ہوتا بلکہ جہاں افراد کے حقوق یا حالات مختلف ہوں وہاں مناسب فرق کرنا بھی عدل کا تقاضا ہو سکتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ[24]

ترجمہ:''بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔''

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ایک اور روایت میں ہے ''کہ عدل توحید کا اور احسان اِخلاص کا نام ہے۔''[25]

''اور حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں عدل یہ ہے کہ تمہارا ظاہر اور باطن دونوں (اطاعت اور فرمانبرداری میں) برابر ہو) اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو۔''[26]

یہ آیت اس امر کی واضح دلیل ہے کہ عدل اسلامی اخلاقیات کا ایک بنیادی اور جامع اصول پیش کرتا ہے۔

ہر حال میں عدل اور غیر جانب داری

سیرتِ نبوی ﷺ میں عدل کی اہم خصوصیات میں سے ایک غیر جانب داری ہے۔ قرآن مجید اہلِ ایمان کو حکم دیتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ[27]

ترجمہ:''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مضبوطی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو اور اللہ کی خوشنودی کیلئے گواہی دو اگرچہ (یہ گواہی) تمہیں خود اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کے خلاف بھی دینی پڑے۔''

[23] الرازی، فخر الدین محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، المعروف التفسیر الکبیر (بیروت: داراحیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ، ج:۲۰، ص:۱۰۵
[24] القرآن، النحل: ۹۰
[25] الخازن، علاؤالدین، علی بن محمد، لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۵ء، ج:۳، ص:۱۳۹
[26] ایضاً
[27] القرآن، النساء: ۱۳۵

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

"اگر کوئی فریق دولت مند ہے یا فقیر ہے، بہر صورت اللہ ہی ان دونوں کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے۔ لہذا اپنی خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر عدل کی بات کو چھوڑو نہیں۔ اورا گر گول مول سی بات کرو یا سچی بات کہنے سے کترا جاؤ تو (جان لو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے واقف ہے۔"[28]

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی عدل کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے مفاد اور قریبی رشتوں کے خلاف بھی حق بات کہنے اور انصاف کرنے کے لیے تیار رہے۔ یہ اصول جدید فیصلہ سازی کے لیے بھی نہایت اہم ہے کیونکہ منصفانہ فیصلہ وہی ہے جو فیصلہ کرنے والے کے ذاتی مفاد اور تعصب سے آزاد ہو۔

دشمنی کے باوجود انصاف

اسلامی تصورِ عدل صرف دوستوں اور اپنے لوگوں تک محدود نہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ

ترجمہ: "اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر امادہ نہ کرے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کرو یہ تقوٰی کے زیادہ قریب ہے۔"

یہ آیت عدل کے ایک انتہائی بلند اصول کو بیان کرتی ہے کہ دشمنی بھی انصاف سے انحراف کا جواز نہیں بن سکتی۔

"امام مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو خیبر کے یہودیوں کے پاس وہاں کے کھجور کے باغات کا تخمینہ (خرص) لگانے کے لیے بھیجا۔ وہ وہاں گئے تو یہودیوں نے اپنی عورتوں کے زیورات جمع کیے اور ان سے کہا: " یہ آپ کے لیے ہے، آپ ہمارے معاملے میں تھوڑی نرمی برتیں اور (تقسیم میں) زیادہ سختی نہ کریں۔" حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر جواب دیا:

يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَمِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللَّهِ إِلَيَّ، وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِي عَلَى أَنْ أَحِيفَ عَلَيْكُمْ، فَأَمَّا مَا عَرَضْتُمْ مِنَ الرِّشْوَةِ فَإِنَّهَا سُحْتٌ، وَإِنَّا لَا نَأْكُلُهَا

"اے یہودیو! اللہ کی قسم تم مجھے اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسند ہو، لیکن میری یہ ناپسندیدگی مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کر سکتی کہ میں تم پر ظلم (یا ناانصافی) کروں۔ اور یہ جو تم نے مجھے رشوت پیش کی ہے، یہ 'سحت' (حرام مال) ہے اور ہم اسے نہیں کھاتے"

یہ سن کر یہودیوں نے اعتراف کیا اور کہا:

"بِهَذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ"

"اسی (عدل وانصاف) کی بدولت تو یہ زمین اور آسمان قائم ہیں"۔"[29]

[28] کیلانی، عبدالرحمٰن، تیسیر القرآن، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، ۱۹۹۰ء، ج:۱، ص:۱۷۹۔۱۸۰

[29] امام مالک، انس بن مالک، موطا امام مالک، کتاب المساقاۃ، بابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسَاقَاةِ، رقم الحدیث: ۱۳۹۹

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے واضح کر دیا کہ ان کا دل انہیں یہودیوں کے حق میں ناانصافی کرنے پر مجبور نہیں کر سکا۔

”عدل کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”میری امت اس وقت تک سر سبز رہے گی اب تک اس میں تین خصلتیں باقی رہیں گی ایک تو یہ کہ جب وہ بات کریں تو وہ سچ بولیں گے دوسرا جب وہ فیصلہ کریں گے تو انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے تیسرا یہ کہ جب ان سے رحم کی درخواست کی جائے گی تو کمزور پر رحم کریں گے۔“[30]

سیرتِ نبوی ﷺ میں مخالفین اور دشمنوں کے ساتھ معاملات میں بھی معاہدات، عہد و پیمان اور حقوق کی پابندی اس اصول کی عملی مثالیں ہیں۔

قانون کے سامنے مساوات

رسول اللہ ﷺ نے قانون کے نفاذ میں کسی شخص کی خاندانی یا سماجی حیثیت کو ترجیح نہیں دی۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا" أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ، إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ، لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا"[31]

”ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہؓ نے بیان کیا اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک مخزومی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی، قریش کے لوگوں کے لیے اہمیت اختیار کر گیا اور انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے اس معاملہ میں کون بات کر سکتا ہے اسامہؓ کے سوا، جو نبی کریم ﷺ کو بہت پیارے ہیں اور کوئی آپ سے سفارش کی ہمت نہیں کر سکتا؟ چنانچہ اسامہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کیا تم اللہ کی حدوں میں سفارش کرنے آئے ہو۔“ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا ”اے لوگو! تم سے پہلے کے لوگ اس لیے گمراہ ہو گئے کہ جب ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد ﷺ اس کا ہاتھ ضرور کاٹ ڈالتے۔“

یہ حدیث اسلامی عدل کے اس اصول کو واضح کرتی ہے کہ قانون کی نظر میں بااثر اور کمزور کے لیے الگ معیار نہیں ہو سکتا۔

[30] عارفی، محمد عبدالحیؒ، اسوۂ رسول اکرم ﷺ، ادارۃ الرشید، کراچی، سن ندارد، ص: ۵۴۶

[31] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الحدود، باب کراھیۃ الشفاعۃ فی الحد، اذا رفع الی السلطان، رقم الحدیث: ۶۷۸۸

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

انسانی مساوات اور عدمِ امتیاز

رسول اللہ ﷺ نے معاشرے میں رائج نسلی، قبائلی، لسانی اور طبقاتی امتیازات کی نفی کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ تمام انسان بنیادی انسانی حیثیت میں برابر ہیں اور کسی شخص کو محض اس کی نسل، قوم، رنگ یا نسب کی بنیاد پر دوسرے انسان پر فوقیت حاصل نہیں۔ اسلامی تصورِ عدل میں فضیلت کا معیار مادی یا نسلی امتیاز کے بجائے اخلاقی کردار اور تقویٰ ہے۔ یہ اصول عصرِ حاضر میں مصنوعی ذہانت پر مبنی فیصلہ سازی کے لیے بھی خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ AI نظام میں کسی فرد یا گروہ کے ساتھ نسل، رنگ، قوم، زبان یا دیگر غیر متعلقہ خصوصیات کی بنیاد پر امتیازی سلوک انصاف کے اصول کے منافی ہے۔ اسی بنیادی انسانی مساوات کو رسول اللہ ﷺ نے خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر نہایت جامع الفاظ میں بیان فرمایا:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَقَالَ:" يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى۔ [32]

ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید جریری نے بیان کیا، ابونضرہ سے، انہوں نے کہا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے ایامِ تشریق کے وسط میں رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے لوگو! آگاہ رہو، تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ (آدم) ایک ہے۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، اور کسی سرخ رنگ والے کو کسی سیاہ فام پر، اور کسی سیاہ فام کو کسی سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔"

اس تعلیم کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ انسان کو محض اس کی نسل، رنگ، قوم، قبیلے یا معاشرتی حیثیت کی بنیاد پر کمتر یا برتر نہ سمجھا جائے۔

کمزور طبقات کے حقوق کا تحفظ

سیرتِ نبوی ﷺ میں عدل کا مطلب صرف سب کے ساتھ یکساں برتاؤ نہیں بلکہ کمزور اور محروم افراد کے حقوق کا خصوصی تحفظ بھی ہے۔ یتیموں، مساکین، غلاموں، خواتین، محتاجوں اور کمزور افراد کے حقوق کی بار بار تاکید کی گئی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَنَا وَكَافِلُ اليَتِيمِ فِي الجَنَّةِ هَكَذَا» وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى[33]

’’حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا۔‘‘

[32] احمد بن حنبل، مسند امام احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، (۱۴۲۱ھ) ۲۰۰۱ء، ج: ۳۸، ص: ۴۷۴، رقم الحدیث: ۲۳۴۸۹

[33] الجامع الصحیح، محمد بن اسماعیل، کتَابُ الأَدَبِ، بَابُ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا، رقم الحدیث: ۶۰۰۵

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی عدل کمزور افراد کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ ان کے حقوق کے تحفظ کو اجتماعی ذمہ داری قرار دیتا ہے۔

غیر مسلموں کے ساتھ عدل

اسلام نے عدل وانصاف کو انسانی معاشرے کی بنیادی ضرورت قرار دیا ہے اور قرآن وسنت میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں عدل وانصاف کا عملی نمونہ ہر سطح پر نمایاں نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ کے فیصلوں میں کسی شخص کی قوم، مذہب، خاندان، معاشرتی حیثیت یا ذاتی تعلق کو ترجیح حاصل نہیں تھی، بلکہ حق اور انصاف ہی فیصلہ کا بنیادی معیار تھا۔ آپ ﷺ نے نہ صرف مسلمانوں کے درمیان بلکہ غیر مسلموں کے ساتھ معاملات میں بھی عدل و انصاف کو ملحوظ رکھا۔ چنانچہ سیرتِ نبوی ﷺ میں ایسے متعدد واقعات ملتے ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی عدل مذہبی یا سماجی امتیاز سے بالاتر ہو کر ہر انسان کے حق کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی عدلِ نبوی ﷺ کی ایک نمایاں مثال ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان پیش آنے والے نزاع کا واقعہ ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ نے حق کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

"رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں ایک مسلمان اور ایک یہودی کے درمیان کسی معاملے پر جھگڑا ہوا۔ دونوں فریق اپنا اپنا دعویٰ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے دونوں کی بات سنی اور معاملے کی حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ اس واقعے سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی نظامِ عدل میں فیصلہ کرتے وقت مذہب، قومیت یا ذاتی تعلق کو معیار نہیں بنایا جاتا، بلکہ حق وانصاف کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہ طرزِ عمل اس اصول کی عملی مثال ہے کہ عدل ہر انسان کے لیے یکساں ہے، خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔"[34]

سیرتِ نبوی ﷺ میں عدل ایک جامع اور ہمہ گیر اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ صرف عدالت میں منصفانہ فیصلہ کرنے تک محدود نہیں بلکہ انسانی تعلقات، معاشرتی معاملات، معیشت، سیاست، حکمرانی، قانون، اقلیتوں کے حقوق اور انسانی وقار تک پھیلا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول و عمل سے واضح فرمایا کہ حقیقی عدل وہ ہے جو ذاتی مفاد، رشتہ داری، طاقت، دولت، نسل، قبیلے اور دشمنی سب سے بالاتر ہو کر حق کو ترجیح دے۔ اسی جامع تصورِ عدل کو جدید مصنوعی ذہانت کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ ایک مضبوط اخلاقی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ AI کے ڈیٹا میں عدم توازن، الگورتھمک تعصب اور امتیازی نتائج کے مقابلے میں سیرتِ نبوی ﷺ کے مساوات، غیر جانب داری، عدمِ امتیاز، انسانی وقار، امانت اور جواب دہی کے اصول بنیادی رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔

[34] ابن الاثیر، عزالدین، الکامل فی التاریخ، دار الکتاب العربی، ۱۹۹۷ء، ج:۳، ص:۱۶۰

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

تجزیہ

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مصنوعی ذہانت اگرچہ فیصلہ سازی میں تیزی، کارکردگی اور سہولت پیدا کرنے کی اہم صلاحیت رکھتی ہے، تاہم اس کے اندر موجود ڈیٹا، الگورتھم اور انسانی فیصلہ سازی کے تعصبات غیر منصفانہ اور امتیازی نتائج کا سبب بن سکتے ہیں۔ خصوصاً ڈیٹا میں تعصب، تاریخی تعصب، نمائندگی کے عدمِ توازن اور الگورتھمی تعصب کے نتیجے میں مختلف افراد یا گروہوں کو ملازمت، تعلیم، صحت، مالیاتی خدمات اور قانون نافذ کرنے جیسے اہم شعبوں میں غیر مساوی اور غیر منصفانہ سلوک کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ لہٰذا مصنوعی ذہانت کی کامیابی کو صرف درستگی کی بنیاد پر نہیں پرکھنا چاہیے بلکہ انصاف پسندی، شفافیت، قابلِ وضاحت ہونا، جواب دہی اور انسانی نگرانی کے معیار کو بھی بنیادی اہمیت دینی چاہیے۔

سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولِ عدل کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی عدل حق کی پاسداری، مساوات، غیر جانب داری، عدمِ امتیاز، قانون کی یکساں عمل داری، انسانی وقار، کمزوروں کے تحفظ، امانت اور جواب دہی پر قائم ہے۔ قرآن مجید کا حکم ﴿اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ﴾ (المائدہ: 8) اور خطبۂ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد کہ ''کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں...'' انسانی مساوات اور عدمِ امتیاز کا واضح اصول پیش کرتا ہے۔ اسی طرح قانون کے سامنے مساوات، انسانی وقار اور ظلم سے اجتناب کے نبوی اصول AI کے امتیازی فیصلوں کی اخلاقی اصلاح کے لیے بنیادی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

اسی طرح مصنوعی ذہانت (AI) جہاں انسانی شناخت یا سابقہ تعصبات کو غیر منصفانہ فیصلوں میں تبدیل کرتا ہے، وہاں سیرتِ نبوی ﷺ کا اصولِ عدل فیصلہ سازی کو حق، مساوات اور غیر جانب داری کا پابند بناتا ہے۔ چنانچہ AI کے ڈیٹا میں تعصب کے مقابلے میں حق و امانت، الگورتھمک تعصب کے مقابلے میں غیر جانب داری، امتیازی نتائج کے مقابلے میں مساوات و عدمِ امتیاز، اور خودکار فیصلوں کے ممکنہ نقصانات کے مقابلے میں انسانی وقار، جواب دہی اور انسانی نگرانی کے اصول رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اس تجزیے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کا اصولِ عدل جدید AI کے لیے ایک جامع اخلاقی فریم ورک فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جس کے ذریعے مصنوعی ذہانت کو محض درست اور مؤثر نہیں بلکہ منصفانہ، شفاف، جواب دہ اور انسانی حقوق کے احترام پر مبنی بنایا جا سکتا ہے۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

نتائجِ تحقیق

اس تحقیق سے یہ نتائج سامنے آتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت میں تعصب محض ایک تکنیکی مسئلہ نہیں بلکہ اخلاقی، سماجی اور انسانی حقوق سے متعلق اہم مسئلہ ہے۔ ڈیٹا، الگورتھم اور فیصلہ سازی کے مختلف مراحل میں موجود تعصب AI کے نتائج کو غیر منصفانہ اور امتیازی بنا سکتا ہے، جس کے اثرات ملازمت، تعلیم، صحت، مالیاتی خدمات اور قانون نافذ کرنے جیسے حساس شعبوں تک پہنچ سکتے ہیں۔

تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ AI کی منصفانہ کارکردگی کے لیے صرف درستگی کافی نہیں بلکہ انصاف پسندی، شفافیت، قابلِ وضاحت ہونا، جواب دہی اور انسانی نگرانی بھی ضروری ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عدل، مساوات، غیر جانب داری، عدم امتیاز، انسانی وقار، حق کی پاسداری اور جواب دہی ایسے جامع اصول ہیں جو AI میں تعصب اور امتیازی فیصلہ سازی کے تدارک کے لیے مؤثر اخلاقی رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ بالخصوص سیرتِ نبوی ﷺ کا اصولِ عدل اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ کسی فرد یا گروہ کے ساتھ نسل، رنگ، قوم، زبان، سماجی حیثیت یا کسی غیر متعلقہ خصوصیت کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔ لہٰذا AI کے ڈیٹا اور الگورتھم کی تیاری و استعمال میں بھی عدم امتیاز اور مساوات کو بنیادی اصول بنایا جانا چاہیے۔

مجموعی طور پر تحقیق کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولِ عدل جدید مصنوعی ذہانت کے لیے ایک مضبوط اخلاقی فریم ورک فراہم کر سکتے ہیں، جس کے ذریعے AI کو زیادہ منصفانہ، شفاف، جواب دہ اور انسانی وقار و حقوق کا محافظ بنایا جا سکتا ہے۔

سفارشات

- AI میں عدل و انصاف کو بنیادی اصول بنایا جائے اور ڈیٹا، الگورتھم اور نتائج کے ہر مرحلے پر تعصب کی باقاعدہ جانچ کی جائے۔
- متوازن اور نمائندہ ڈیٹا استعمال کیا جائے تاکہ کسی فرد یا گروہ کے ساتھ نسل، رنگ، جنس، قوم، زبان یا سماجی حیثیت کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہ ہو۔
- AI نظام میں انصاف پسندی، شفافیت، قابلِ وضاحت ہونا اور جواب دہی کو لازمی اخلاقی معیارات کے طور پر شامل کیا جائے۔
- صحت، تعلیم، ملازمت، مالیات اور قانون نافذ کرنے جیسے حساس شعبوں میں انسانی نگرانی (Human Oversight) کو یقینی بنایا جائے۔
- AI کے متعصبانہ فیصلوں سے متاثرہ افراد کو فیصلے کی وضاحت، نظرِ ثانی اور اپیل کا حق دیا جائے۔
- AI کی تیاری اور استعمال میں سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولِ عدل، مساوات، عدم امتیاز، انسانی وقار، امانت اور جواب دہی کو اخلاقی رہنما اصول بنایا جائے۔
- پاکستان میں مصنوعی ذہانت کے منصفانہ اور ذمہ دارانہ استعمال کے لیے جامع اخلاقی و قانونی ضوابط تشکیل دیے جائیں۔
- جامعات اور تحقیقی اداروں میں اسلامی اخلاقیات اور مصنوعی ذہانت کے باہمی تعلق پر مزید بین التخصصی تحقیق کو فروغ دیا جائے۔

OPEN ACCESS CC BY